ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنہ کہ این نسخۂ نایاب فیض انتساب یعنی رسالۂ قواعد تاریخ گوئی

موسوم باسم تاریخی

افادۂ تاریخ

سنہ ۱۳۰۲ھ

از تصنیفات

محقق دوران علامۂ زمان سرآمد شاعران اہل کمال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلالی لکھنوی

بماہ دسمبر سنہ [illegible] ع

در مطبع اتحاد کے لالی محلہ واقع لکھنؤ طبع گردید

کوئی صاحب تصحیح نہ فرمائیں

تصنیفات حضرت جلال لکھنوی

سرآمد سخنوران باکمال فخر شعراے ماضی و حال یعنے جناب حکیم سید ضامن علی صاحب **جلال** لکھنوی دام ظلہ العالی خدا کے فضل سے ہندوستان مین اسوقت ایک ایسے اُستاد مسلّم الثبوت و محقق دوران جنکا کمال عالم پر مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہی۔

ہمکو ایسے وحید عصر و یکتاے دہر کی (جسکو دنیا کے اہل فن و صاحب جوہر و ذی کمال یکزبان ہوکر دل سے مانتے ہین) تعریف و توصیف تحریر کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ ہان صرافان دار العیار سخندانی۔ و جوہریان رستۂ بازار معانی کے گوش زد کرنا اس امر کا کہ قدر دانان جناب **جلال** جو مدت دراز سے جناب موصوف کی ہر تصنیف کو وقتاً فوقتاً طلب فرماتے ہین اور وہ کہین دکھائی نہین دیتی کیونکہ جو رسالہ طبع ہوا ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا۔ شوق و ذوق جملہ شیفتگان و دلدادگان جناب موصوف کا پورا نہ ہونے پایا۔ لہذا ہمنے اُن حضرات کے اصرار سے آپ کے شوق کو پورا کرنے کا یہ ذریعہ نکالا ہی کہ اپنے گھر مین ایک چھاپخانہ جاری کیا ہی جسمین جناب **جلال** دام ظلہ العالی کے ہر رسالے کو ہم طبع کرینگے اس چھاپخانے کا نام ہمنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین و علیٰ
ائمۃ المعصومین الطیبین الطاہرین بعد اسکے عرض کرتا ہی ہیچمدان کج مج بیان
خوشہ چین خرمن اہل سخن نابلد کوچہ ہر علم و فن کمترین بندگان ایزد متعال
ننگ سخنوران ماضی و حال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی کہ جوکہ
آجتنک کوئی رسالہ قواعد تاریخگوئی و شرح اقسام تاریخ مین اس شرح و
بسط کے ساتھ کہ مورخ یعنے تاریخگو کو قواعد و قوانین تاریخگوئی سے
آگاہی دینے کے لیے کافی و وافی ہو جاتا نہین لکھا گیا اور بعضے احباب کو بھی
اس امر مین سیر پایا علی الخصوص ہیچمدان کے ایک قدردان کرمفرمای بیکران
جناب سید علی عبد القادر شمس القادری المدعو بہ شاہ مرشد علی صاحب
الحسنی البغدادی اصلاً و المیدنی فوری مولداً عاصی تخلص مقیم کلکتہ نے

کہ ادعاے شاگردی ہیچمدان بھی فرماتے تھے کمال اصرار فرمایا ناچار جسقدر کہ اس ہیچمدان کو قواعد مذکورہ سے آگاہی و اطلاع تھی اور جو کچھ اپنے استاد محقق سے اس باب مین بپایہ تحقیق کو پہونچا تھا بقید قلم لایا اور بنا اس رسالہ مختصرہ کی ایک مقدمہ اور تین باب اور ایک خاتمہ پر کہ وہ بھی مشتمل چند فائدونپر ہی قائم کیجاتی ہی اور نام تاریخی اس رسالہ کے آغاز تالیف سے بلحاظ مادۂ تاریخ اور ختم تالیف کا افادۃ التاریخ رکھا جاتا ہی وہو الموفق والمستعان

مقدمہ

جاننا چاہیے کہ تاریخ لغت مین کسی چیز کے وقت کے ظاہر کرنے کو کہتے ہین اور مورخین یعنے تاریخگویونکی اصطلاح مین کسی امر عظیم اور واقعہ قدیم و مشہور مانند کسی بادشاہ کی سلطنت یا کسی فتنہ و فساد و جنگ و کارزار یا شادی و غم یا بنای عمارت و باغ وغیرہ دیگر سوانح روزگار کی ابتدا کی مدت کے معین کرنے کو بولتے ہین اور جب تاریخ لغوی و اصطلاحی دونون کی تعریف بیان ہو چکی تو اب تاریخگو یہ بھی جاننا چاہیے کہ تاریخ کی جو ایک قسم معنوی ہی جسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھکر ہوگا اسمین بحث اعداد حروف سے کیجاتی ہی پس آگاہ ہونا چاہیے کہ تاریخ مین حروف مکتوبی کا اعتبار کیا جاتا ہی حروف ملفوظی معتبر نہین ہوتے یعنے جو حرف کتابت مین آئے اسکے عدد لیے جاتے ہین اور جو فقط بولا جاے کتابت مین نہ آئے اسکے عدد نہین لیے جاتے

بخلاف عروض کے کہ عروضی کے نزدیک تقطیع مین حروف ملفوظی معتبر ہوتے
ہین مکتوبی کا اعتبار نہین کیا جاتا مثلاً کتابت عربی مین جو الف بعد واو جمع کی
لکھا جاتا ہی جیسے واو آمنوا وغیرہ کے بعد یا لفظ انا کے آخر مین بدون حالت
وقف کے آتا ہی یا الف وصل جو اثنائی کلمات مین متصل بکدیگر آجاتا ہی جیسے
واقتلوہم مین۔ اور واو کہ اسم عَمرو بالفتح کے آخر مین لکھتے ہین پس یہ سب الف
اور واو تاریخ مین ضرور لیے جائینگے اور مثلاً فارسی مین بھی الف وصل کا اور
واو عطف کا جو دو کلمون کے درمیان مین لکھا جاتا ہی اور بقید نظم اکثر تلفظ
مین نہین آتا جیسے من از تو اور دل و جان مین پس تاریخ مین اس الف و واو کا
بھی محسوب کرنا ضرور چاہیے۔ اور ہے کہ لفظ کہ و چہ و نہ کے آخر مین لکھی جاتی ہی
اور تلفظ مین نہین آتی اور واو جو لفظ دو و تو و چو وغیرہ کے آخر مین لکھا جاتا ہی
اور تلفظ مین نہین آتا اِن حروف کا بھی تاریخ مین محسوب کرنا ضرور چاہیے اور
مثلاً کلمات ہندی مین بھی جو ہا دیای مخلوط التلفظ اور واو و نون مخلوط التلفظ
آتے ہین جیسے اُبھار۔ اچھار۔ گھبار اور سیان۔ گیان۔ دھیان۔ اور واو بالا
و گال۔ اور مانگ۔ سانگ وغیرہ مین یہ بھی تاریخ مین محسوب ہونگے
اور مثلاً عربی مین الف اللہ کا بعد لام کے اور سمٰوات کا بعد میم کے اور اسحٰق
کا بعد حا کے اور رُہمنا کا بعد ہاے اول کے جو ملفوظ ہوتا ہی اور واو لہ کا اور
ہی یہ کی جو بعد ہا کے ظاہر ہوتی ہی اور تنوین کا نون اور حرف مشدد سے جو دوسرا

حرف پیدا ہوتا ہی اُنمین سے کوئی حرف تاریخ مین نہین لیا جاتا اسواسطے
کہ مکتوب نہین ہی تو بس تاریخ وفات نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم مین جو
جو کسی بزرگ نے فرمائی ہی ع بہنا روح و ریحان وجنات النعیم ؛ اور اسمین
الف بہنا کا جو بعد ہای اوّل کے تلفظ مین آتا ہی اُسکا بھی ایک عدد لے لیا ہی
یہ ہرگز درست نہ ہوگا اور فارسی مین بھی الف ممدودہ جیسے لفظ آب و آمد
مین پایا جاتا ہی اور تشدید رای لفظ ارّہ و برّان و خرّم - و فرّخ وغیرہ سے
جو دو مسری رے پیدا ہوتی ہی یہ حرف تاریخ مین نہ محسوب ہونگے اسلیے
کہ کتابت مین نہین آتے - اور ہندی مین بھی الف ممدودہ جیسے لفظ آپ
اور راگ مین آتا ہی تاریخ مین نہ محسوب ہوگا اور جب یہ بھی معلوم ہو چکا کہ تاریخ
مین اِن حروف کا اعتبار کیا جاتا ہی اور یہ حروف معتبر نہین ہوتے تو اب
طریقہ تاریخ کہنے کا بیان کیا جاتا ہی کہ کلمہ یا کلام یا فقرہ نثر یا مصرعہ
نظم یا ایک بیت یا چند ابیات کو مورخ بفکر و غور و تامل مادہ تاریخ کا
قرار دے مگر شرط یہ ہی کہ جس لفظ یا جن الفاظ کو مادہ تاریخ کا قرار دے وہ بامعنی
ہون بےمعنی و مہمل نہون اور وہ الفاظ کچھ مناسبت بھی ضرور رکھتے ہون اُس واقعہ
سے جسکی تاریخ مورخ کو کہنا منظور ہی تاکہ سامع بھی سمجھ جاے کہ یہ تاریخ فلان امر کی
ہی کیونکہ اگر الفاظ مادہ تاریخ کے مہمل و بےمعنی ہونگے یا کچھ مناسبت اپنے واقعہ سے
نرکھتے ہونگے تو اُسپر اطلاق تاریخ کا کسیطرح نہ کیا جائیگا جیسا کہ اکثر اشخاص الفاظ

مہمل و بےمعنی اور الفاظ غیر مناسب سے کسی واقعہ کی تاریخ پیدا کرتے ہین پس یہ درست
نہین اور ناجائز محض ہی کیونکہ سامع کسی طرح مادہ تاریخ سے نہین سمجھ سکتا کہ یہ
فلان واقعہ کی تاریخ ہی چنانچہ ایک بزرگ نے مولف کے دیوان اول کے طبع کی
تاریخ غرق فرمائی تھی مولف نے بوجہ اُسکی مہملیت کے اپنے دیوان مین اُسکو داخل نکیا
کسی بزرگ نے کسی مسجد لکھنؤ کی بنا کی تاریخ لفظ تاریخ مین کبھی نکالی تھی اور وہ
یہ ہی ع شنیدم قائق از خورشید و مریخ ؛ کہ تاریخ بناے اوست تاریخ ؛ یا کسی
نے کسی کی وفات کی تاریخ فی زماننا لفظ اقتضا مین نکالی ہی ع کہدو فقط
مشیت خالق کا اقتضا ؛ پس ملاحظہ ہو کہ کجا طبع دیوان کا سال اور کجا لفظ
غرق اور کہان مسجد کے بنا کے سنین اور کہان کلمہ تاریخ اور کہان وقت رحلت
اور کہان لفظ اقتضا پس ان تینون تاریخون کے الفاظ کو کسی طرح کی مناسبت
اپنے واقعہ سے غور فرمائیے تو ہرگز نہین ہی اور اسطرح کی تاریخونکو تاریخ ہرگز
مولف ہیچمدان اپنی راے ناقص مین نہ کہینگے فافہم پس اگر مشعر تاریخ محض الفاظ
مادہ تاریخ کے ہونگے اوسکو تاریخ صوری کہینگے کہ گویا ظاہر اُسکا مشعر تاریخ
ہی اور اگر اعداد جملہ حروف مظہر تاریخ کے ہونگے جس سنہ کے مظہر ہون
خواہ سنہ موسوی خواہ سنہ عیسوی خواہ سنہ ہجری خواہ سنہ فصلی وغیرہ اور
اُن سب اعداد کو یکجا کرنے سے تاریخ پیدا ہوگی اُس تاریخ کو معنوی کہینگے
کہ گویا باطن اُسکا مظہر تاریخ ہی اور اگر الفاظ اور اعداد حروف دونون اظہار تاریخ

شامل ہونگے اُس تاریخ کو ہم صوری و ہم معنوی قرار دینگے - پس
بحسب استقراے تمام تین قسمین تاریخ مصطلح کی قرار پاتی ہین -
ایک صوری - دوسری معنوی - تیسری صوری و معنوی

باب پہلا تاریخ صوری کے بیان مین

یعنی جسمین صرف الفاظ مشعر تاریخ پر ہوتے ہین یعنی ذکر سال و ماہ و روز واقعہ کا
اُسمین ہوتا ہی اور اعداد حروف سے کچھ سروکار نہین ہوتا مثال اسکی جیسے
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے تالیف کتاب گلستان کی تاریخ کہی ہی ۵ دران مدت
کہ مارا وقت خوش بود ٭ ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود ٭ یا جیسے کسی اوستاد نے
فرمایا ہے یہ تاریخ شاہ تیمور کی ولادت و خروج و وفات کی کہی ہی رباعی
سلطان تیمور کہ مثل او شاہ نبود ٭ در ہفتصد و سی و سہ درآمد بوجود ٭ در ہفتصد و ہفتاد
و یکی کرد خروج ٭ در ہشتصد و ہفت کرد عالم پدرود ٭ منقول از قلزم ہفتم کتاب
ہفت قلزم

باب دوسرا تاریخ معنوی کے بیان مین

جسمین محض اعداد حروف مظہر تاریخ ہوتے ہین اور فقط سال واقعہ اُن اعداد سے پیدا ہوتا ہی
اور الفاظ سے کچھ بحث نہین ہوتی البتہ الفاظ کا بامعنی ہونا اور اپنے واقعہ
سے کسیقدر مناسبت رکھنا شرط ہی اور یہ تین قسم پر ہی سالم الاعداد زائد الاعداد
ناقص الاعداد - سالم الاعداد اُس تاریخ کو کہتے ہین جسکے اعداد پورے
ہون کم و زیادہ نہون مثال اسکی جیسے آصف الدولہ بہادر مرحوم کے انتقال

کی تاریخ کسی نے غریب کہی ہی کہ ایک کلمہ مین ہی یا جیسے شیخ ناسخ مرحوم
استاد الاستاد نے مولف کے اپنے دیوان دوم کی ترتیب کی تاریخ کہ پریشانی
آمد و رفت الہ آباد مین فرمائی ہی دفتر پریشان یا کسی کے دو فرزندونکے وفات
کی تاریخ فرمائی ہی داغ جگر و داغ دگر کہ ایک نے ایک سال مین وفات کی تھی
اور دوسرے نے دوسرے سال مین یا مولف نے اپنے ولی نعمی نواب محمد
کلب علیخان صاحب بہادر خسرو خسروان دام اقبالہم کے دیوان انتخاب کے
طبع کی تاریخ کہی ہی دفتر خوبی کہ یہ سب تاریخین دو دو لفظون مین یعنی کلام مین
پائی جاتی ہین یا جیسے مولف نے ایک شاعر کے ختم دیوان کی تاریخ کہی ہی -
آئینہ معشوق سخن کہ یہ فقرہ نثر مین ہی یا جیسے غنی کشمیری نے ابو طالب
کلیم کے وفات کی تاریخ کہی ہی ؎ گفت تاریخ وفات او غنی ٭ طور معنی بود
روشن از کلیم ٭ یا جناب شیخ ناسخ مرحوم نے غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کے
جلوس فرمانے کی اور نواب معتمد الدولہ بہادر کے وزیر ہونے کی تاریخ فرمائی
ہی ؎ تاریخ سعید کرد ناسخ تحریر ٭ شد اسکندر و دیرا ارسطاطالس ٭ یا استاد
اول مولف میر علی اوسط رشک مرحوم نے اپنے استاد جناب شیخ ناسخ
مغفور کے انتقال کی تاریخ فرمائی ہی قطعہ مقتدای من و استاد من و قبلہ من
حیف گردید تہ خاک نہان وا ویلا ٭ رشک تاریخ پئے لوح مزارش گفتم ٭ قدر ناسخ اعجاز بیان
وا ویلا ٭ یا استاد دوم مولف حکیم مرزا برق مغفور کتخدائی پسر واجد علی شاہ بہادر اعاد اللہ ملکہ

سلطنت کی تاریخ فرماتے ہین ع کہ خداداد سلیمان جہان را بلقیس ؁ [۱۲۷۶]
یا مؤلف نے اپنے ولی النعمی خسرو خسروان اعلیٰ حضرت نواب محمد
کلب علیخان صاحب بہادر دام اقبالہم کی مسند نشینی اور دیوان
دوم کے طبع کی تاریخ کہی ہی ع جلوہ فرمودہ بر مسند اقبال و حشم
ع گوہر زیب دہ گوش سخن ؁ [۱۲۹۱] یا مؤلف نے نواب ضیاء الدین احمد صاحب
بہادر رئیس دہلوی نیر تخلص کے وفات کی تاریخ کہی ہی ع دہلی کا بجھا چراغ
ای آہ ؁ [۱۲۹۵] [۱۳۰۲] کہ یہ سب تاریخین ایک ایک مصرعہ نظم مین ہین اور یہ قسم تاریخ
کی اکثر فی زماننا ایک مصرع ہی مین کہی جاتی ہی اور بیشتر پورے مصرع
مین ہوتی ہی اور اولیٰ تر یہی ہی کہ پورے مصرع مین اور الفاظ مصرع
کے بے تکلف ہون اور بھرتی کے لفظ کم ہون بلکہ نہون تو بہتر ہی
اور یہ قسم یعنی سالم الاعداد اگرچہ اپنی اور دونون قسمون سے بہتر و خوب تر
ہی اور بجاے خود بھی ایک صنعت ہی لیکن اساتذہ نے اِسمین چند تکلفات
و صنائع دیگر کو بھی دخل دیا ہی چنانچہ ایک اُن مین سے صنعت منقوطہ ہی
یعنے صنعت معجمہ اور وہ یہ ہی کہ حروف منقوطہ مین تاریخ نکالی جاے چنانچہ
مؤلف کے ایک شاگرد دانش تخلص نے مؤلف کے رسالہ کار آمد شعرا کے
طبع کی تاریخ جو بحث تذکیر و تانیث مین ہی اسی صنعت مین کہی ہی ع
دانش شدہ این نسخۂ موصوف چو مطبوع ؁ در معجمہ تاریخ شدہ فیض جلال است [۱۲۹۳]

دوسری صنعت غیر منقوطہ ہی یعنی صنعت مہملہ اور وہ یہ ہی کہ حروف غیر منقوطہ مین
تاریخ پیدا ہو چنانچہ مولف کے ایک شاگرد رفعت تخلص نے مولف کے دیوان اول کے
طبع کی تاریخ اسی صنعت مین کہی ہی ؎ کلام حضرت استاد باکمال چھپا ؛ تمام خلق
ہو روشن قمر گر اسکو کہہ ؛ دماغ جان ہو معطر وہ ہی گل خوشبو ؛ ہی زیب باغ سخن کا
شجر گر اسکو کہہ ؛ عجیب مہملہ مین نکلے سال ای رفعت ؛ سرور ہر دل والا گہر
گر اسکو کہہ ؛ تیسری صنعت بینات ہی اور وہ یہ ہی کہ بینات جنسے
حروف ملفوظی مراد ہین یعنے حروف باطنی ہر حرف کے لیکر تاریخ پیدا
کرین اور زبر یعنی حروف مکتوبی کو ترک کردین چنانچہ با تا ثا
حا خا را زا طا ظا را فا ہا یا مین آ - اور جیم مین - ی م اور دال ذال
مین آ ل اور سین شین مین - ی ن - اور صاد ضاد مین - آ - د - اور
عین غین مین ی ن اور قاف کاف مین - آ - ف - اور لام مین -
آ - م اور میم مین ی م اور نون مین و ن - اور واو مین آ - و - بینات
ہوتے ہین اور بینات کو اسم کہتے ہین اور زبر بضمتین کو مسمے چنانچہ
ایک شاعر نے مؤلف کے دیوان اول کے طبع کی تاریخ اسی صنعت مین
کہی ہی ؎ سال تاریخش محقق زد رقم در بینات ؛ نظم دلکش رحمت
افزا جان فزا و باوقار - چوتھی صنعت یہ ہی کہ زبر اور بینات یعنے مسمے
اور اسم حروف دونون کے اعداد لیکر تاریخ نکالتے ہین جیسے مولف کے

ایک شاگرد یاس تخلص نے مولف کے دیوان دل کے ختم کی تاریخ اسی صنعت
مین کہی ہی سالش ۔ زبر و بینات ست ❊ دیوان جلال با کمال این
مگر اسمین یہ شرط ضرور ہی کہ جسطرح زبر تمامہ الفاظ تاریخ مین محسوب ہوتے
ہین اُسی طرح بینات بھی تمامہ لیے جائین یہ جائز نہین کہ بعض بینات
لیے ہین اور بعض کو ترک کرین جیسا کہ مرزا سلامت علی دبیر مغفور
مرثیہ گوی مشہور نے میر ببر علی صاحب انیس مرثیہ گوے مرحوم کے
وفات کی تاریخ زبر بینات مین فرمائی ہی اور وہ یہ ہی ع طور سینا
بے کلیم اللہ منبر بے انیس ❊ اور یہی کیا ہی کہ بعض بینات کو اخذ کیا ہی
اور بعض بینات کو ترک پس یہ مولف ہیچمدان کے نزدیک کسیطرح
جائز نہین ہی اساتذہ مین سے کبھی کسی نے ایسا نہین کیا اور ایک صورت
بینات مین تاریخ یہ ہی اگرنے کی یہ بھی ہی کہ کسی لفظ کے زبر کے اعداد سے
کسی لفظ کے بینات کے اعداد کو برابر کرین جیسے کسی نے شاہ عباس کے
اعداد سے کہ بحساب زبر ۳۹۰ ہوتے ہین خلد اللہ ملکہ کے بینات
کو مساوی کیا ہی یعنی خا کا الف لام کی الف دال کی الف الف کی لام فے
لام کی الف میم ۔ لام کی الف میم ہا کا الف میم کی یے میم لام کے الف میم کاف کی الف فے
ہا کا الف جو لے لیجیے تو ان سب کے اعداد برابر اعداد زبر شاہ عباس
کے ہوتے ہین ۔ یا جیسے فیضی نے اعداد زبر سے اکبر بادشاہ کے

اعداد بینات آفتاب کے برابر کیے ہین رباعی نور یکہ ز دہر عالم آرا
پیدا است ٭ از جبہہ شاہنشہ والا پیدا است ٭ اکبر کہ ز آفتاب
دارد نسبت ٭ این نکتہ ز بینات اسما پیدا است ٭ یعنی اعداد اکبر
کے کہ بحساب زبر ۲۲۳ ہوتے تھے پس جسوقت آفتاب سے دونون
الف اسمی لے لیے گئے اور دونون الف مستماے ترک کردیے گئے
دو الف باقی رہے پس دو الف کے اعداد دو سو بیس ہوے بعد
اُسکے بینات فا دتا دبا کے کہ تین ہوتے ہین اُنکے تین عدد لیے گئے
پس مجموع اعداد بینات آفتاب کے ۲۲۳ ہوے اور وہ برابر
اعداد زبر اکبر کے ہو گئے فافہم - پانچوین صورت بتکلف تاریخ نکالنے
کی یہ تعداد حروف ہے اور اُسکا طریقہ یہ ہے کہ کوئی لفظ مناسب واقعہ
کے لین اور اُس لفظ کے حروف کے اعداد بترتیب درجات اعداد
لکھین یعنے حرف اول کے عدد مرتبۂ احاد مین اور حرف دوم کے عدد مرتبۂ
عشرات مین اور حرف سوم کے عدد مرتبۂ مآت مین اور حرف چہارم کے
عدد مرتبۂ الوف مین لکھین جیسے کسی نے لفظ طوبا کے عدد بہ ترتیب
درجات لکھکر کسی کے باغ کی تاریخ نکالی ہے کہ بارہ سو انہتر سنہ ۱۲۶۹ ہوتے
ہین ورنہ حروف طوبا کے عدد اگر بترتیب درجات اعداد نہ لکھے جائین
تو صرف اٹھارہ عدد ہونگے اسیطرح اور کسی نے لفظ ڈوبا کے حروف کے عدد

بترتیب درجات اعداد لکھکر کسی کے غرق ہوجانے کی تاریخ نکالی ہی
بارہ سو چونتیس ۱۲۳۴ ہوتے ہین۔ چھٹی صورت تاریخ کی تکلف بیجا
کرنے کی یہ ہی کہ کسی لفظ مناسب واقعہ سے کوئی حرف لے لین اور
اُس حرف کے عدد در عدد لیکر اُسی طرح بترتیب درجات اعداد لکھکر
تاریخ پیدا کرین جیسے شیخ ناسخ مغفور کی یہ تاریخ مشہور ہے اُفتاد حکیم
از مراتب ❊ تاریخ بطرز نو رقم کن ❊ از حاے حکیم ہشت بر گیر ❊
سہ مرتبہ نصف نصف کم کن ❊ یعنی لفظ حکیم کی ح لے لیجیے تو اُس سے
آٹھ عدد حاصل ہونگے اور اُنکو مرتبہ احاد مین لکھ دیجیے پھر نصف اُنکا اُن سے
کم کر دیجیے تو چار رہجائینگے اُنکو مرتبہ عشرات مین لکھ دیجیے پھر اُن
چار کی تنصیف کیجیے تو دو رہجائینگے اُنکو مرتبہ مآت مین ثبت کیجیے پھر
اُن دو کو نصف کیجیے ایک رہجائیگا اُسکو مرتبہ اُلوف لکھیے اسطور پر
تو بارہ سو اڑتالیس ہوتے ہین اور یہی سال ہی اُس واقعہ کا جسکی
تاریخ شیخ ناسخ مرحوم نے نکالی ہی اور یہ تکلف عمدہ تکلفات تاریخ
سے ہی اور شیخ عبد الجلیل بلگرامی مرحوم نے بھی فتح ستارہ گڈھ کی
تاریخ جو سنہ یکہزار و یکصد و یازدہ ہجری مین واقع ہوئی تھی کہی ہی
قطعہ تاریخ چو شاہ ابہام زیر خنصر آورد ❊ بورد اسم اعظم در شمارہ
زانگشتان شہ بر مد ابہام ❊ برابر چہار الف کردم نظارہ ❊ مؤلف کی

رای ناقص مین یہ صورت بھی صورت مذکور الصدر مین داخل ہی کہ یہان
بھی وہی صورت رقمی اعداد بترتیب درجات معتبر ہی یعنے اُسنے انگلیون
سے استعارہ چار الف کا کرکے چار عدد اِس طور پر لیے ہین کہ
ایک مرتبہ احاد مین دوسرا مرتبہ عشرات مین تیسرا مرتبہ مآت مین چوتھا
مرتبہ اُلوف مین قرار دیا جاے یعنے اسطور پر ۱۱ ۱۱ تو ۱۱۱۱ ہو جاتے
ہین۔ ساتوان طریقہ بتکلف تاریخ پیدا کرنیکا یہ ہی کہ الفاظ مادہ تاریخ مین
جو حروف متحرک ہون فقط اُنہین تاریخ نکلے چنانچہ مؤلف کے ایک شاگرد
تمیز تخلص نے مولف کے رسالہ کار آمد شعرا کے طبع کی تاریخ اسی صنعت
مین نکالی ہی قطعہ مرے اُستاد نے حقیقت مین ٭ یہ رسالا لکھا
عجیب و غریب ٭ فکر تاریخ ای تمیز جو کی ٭ مادہ ملگیا عجیب و غریب
متحرک حروف کو جو لیا ٭ ہوئی تاریخ کیا عجیب غریب ٭ آٹھوان تکلف
۱۲۹۳ھ
یہ ہی کہ الفاظ مادہ تاریخ جو حرف ساکن ہون اُنہین تاریخ نکلے نوین
صورت یہ ہی کہ کسی اور کے کلام غیر تاریخی مشہور کو اپنا کلام کرکے اُسمین
تاریخ نکالیے جیسے شیخ ناسخ مغفور نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے
اِس مصرع مین ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ٭ تاریخ وفات
مرزا غازی الدین حیدر بہادر بادشاہ لکھنو کی نکالی ہی کہ ۱۲۴۳ھ ہجری
اسمین پیدا ہوتے ہین الحاصل ایسے تکلفات و صنائع تاریخ معنوی ہین

بہت سے ممکن الوقوع ہین کہ اُنکا حصر ناممکن ہی فقط زائد الاعداد اُس
تاریخ سے مراد ہی کہ مادہ تاریخ مین کچھ عدد حساب سے زیادہ ہون پس
مورخ تاریخ کے پورا کرنے کے لیے اُن اعداد زائد کا تخرجہ معمے کے
طور پر کرے یعنے کوئی لفظ ہم عدد اُن اعداد زائد کا کہ مناسب مقام
ہو تجویز کرے اور مادہ تاریخ مین سے اُس لفظ کے خارج کر دینے کا
اشعار کرے مثال اُسکی جیسے یہ تاریخ مشہور ہی قتل جناب سید الشہدا
علیہ السلام کی کہ سنہ ۶۱ ہجری مین قتل مذکور واقع ہوا تھا اور اُس تاریخ کو
منسوب مولوی روم علیہ الرحمہ کی طرف کرتے ہین ؎ من چہ گویم
کربلا را واقعات ؛ آہ بیرون آمدہ از اسم ذات ؛ کہ لفظ اللہ کہ اسم ذات ہی
پس یہ مادہ تاریخ ہی اور اسمین چھ عدد زیادہ ہوتے تھے پس مورخ نے
لفظ آہ کو لیکر کہ اُسکے بھی چھ عدد ہوتے تھے اور مناسب مقام بھی تھا
اللہ مین سے خارج کر دیا یعنے الف و ہا کو نکال ڈالا تاریخ پوری ہو گئی۔
یعنی ۶۰ عدد دو لامون کے باقی رہگئے اور یہ بھی تاریخ اسی واقعہ کی اور اسی
قسم کی ہی اور اسکو بھی لوگ منسوب مولوی روم علیہ الرحمہ کیطرف کرتے ہین
؎ سر دین را برید بے دینی ؛ کہ مادہ تاریخ لفظ دین ہی اور اُسمین چار
عدد زیادہ ہوتے تھے پس مورخ نے سر دین یعنے حرف د کو جدا
کر دیا تاریخ پوری ہو گئی یعنے ۶۰ عدد ی اور ن کے باقی رہگئے۔

ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی مشہور اور اسی قسم کے بے لاادری مصرع ع
نبی بیدل شدہ در ماتم اب ÷ کہ لفظ نبی جب بیدل ہو گیا یعنے ب
نبی مین سے نکلگئی تو تاریخ پوری ہوگئی ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی
گوش زد مولف ہی کہ وہ بھی اسی قسم کی ہی کہ بعد تخرجہ اعداد زائد کے
جو کچھ باقی رہتا ہی اسکے زبر اور بینات دونون مین تاریخ پیدا ہوتی ہی
اور وہ یہ ہی سے شہ حسین بربید - فافہم - یا جیسے یہ تاریخ مشہور کسی کی ہی
سے ز ظلمت خانہ بیرون کن نگس را ÷ یا یہ تاریخ معروف کسی کی ع
از حوض لطیف آب بردار ÷ کہ یہ بھی دونون تاریخین اسی قسم کی ہین ÷
یا جیسے یہ تاریخ وفات شیخ عبدالحی حیاتی تخلص خلف شیخ جمالی دہلوی کی
کہ سید شاہ میرک جو اولاد سید شریف جرجانی سے تھے انکی کہی ہوئی
ہی قطعہ نادر العصر شیخ عبدالحی ÷ کہ بوصفش مرا زبان نبود ÷ وقت
نزعش بسر رسیدم من ÷ گفتم ای چون تو در جہان نبود ÷ سال تاریخ
خویش خود فرما ÷ کہ جزاو دردو رزبان نبود ÷ گفت تاریخ من بود نام
بندہ وقتیکہ درمیان نبود ÷ شیخ عبدالحی مادہ تاریخ تھا اسمین
لفظ عبد کے عدد زیادہ ہوتے تھے پس اسکا فارسی مین مرادف جو
لفظ بندہ تھا اسکو مادہ تاریخ سے نکالڈالا تاریخ پوری ہوگئی یعنے
۹۰۵۹ باقی رہگئے فافہم - یا جیسے شیخ ناسخ مغفور کی یہ تاریخ قطعہ

دزد درخانۂ تاریخ چو زده نقب اِمشب ؛ نه زر و سیم نه بدمس خجل آمد بیرون
پھر تاریخ مسیحی چو بہ ہم سہر دزد ؛ دزد از خانہ مفلس خجل آمد بیرون ؛
کہ اسی قسم مین داخل ہی تنبیہ اور یہ طریقہ تخرجہ اعداد کا جو اِس تاریخ مین
شاہ نصیر مرحوم دہلوی کے پایا جاتا ہی قطعہ تاریخ بشب عرس حضرت
محبوب ؛ میر باقر علی چو گشت شہید ؛ بے شش و پنج گفتم این تاریخ
ہر کہ او را انگشت بود یزید ؛ منقول از تذکرہ آبِ حیات مطبوعہ مولفہ مولوی
محمد حسین صاحب دہلوی سلمہ آزاد تخلص از حاشیہ صفحہ ۲۵ ۴ و صفحہ ۴۴۶
مولف ہیچمدان کے عندیہ مین ناجائز و نادرست ہی کیونکہ بے شش پنج
گفتن مقولہ مورخ کا ٹھہرا تخرجہ اعداد زائد کا مادہ تاریخ مین سے نہ ٹھہرا
فتامل اور قطع نظر اِسکے مورخین ثقات کی تاریخون مین یہ طریقہ تخرجہ
اعداد زائد کا پایا بھی نہین گیا اور بعضون نے اس قسم کی تاریخ کا نام تعمیہ
خارجی بھی رکھا ہی اور یہ جو بعضون نے اِس قسم کو باسم تخرجہ محض موسوم
کیا ہی بہ تسمیہ غلط ہی ہان تعمیہ یا تخرجہ کہتے تو درست تھا کسواسطے
کہ تعمیہ مجازاً بمعنی معمّا گفتن لغت مین آگیا ہی کذا فی غیاث اللغات
پس یہ معما گفتن کو تخرجہ اعداد و تدخلہ اعداد دونون شامل ہین فافہم
ناقص الاعداد اُس تاریخ سے عبارت ہی کہ مادّہ تاریخ مین کچھ عدد
کم ہوتے ہون پس مورخ تاریخ کے پورا کرنے کے لیے اُن اعداد کا

تدخلہ معمے کے طور پر کرے یعنے کوئی لفظ ہمعدد اُن اعداد کا کہ
مناسب مقام ہونے کے مادۂ تاریخ مین اس لفظ کے داخل کرنیکا اشارہ
کرے مثال اُسکی جیسے مؤلف کے اُستاد دوم مرزا محمد رضا برق مغفور
کے قطعہ در مکان مرزا حسن صاحب چو حوضے ساختند ٭ شد
براے ہر نمازے بیگمان خیر العمل ٭ سال تاریخش بطور تعمیہ گفتم رضا
لطف نو با آب دارد حوض قصر بے بدل ٭ کہ مادہ تاریخ حوض قصر
بے بدل ہی پس اسمین تین کم ہوتے تھے مورخ نے لفظ آب کو کہ
اِسکے بھی تین عدد ہوتے تھے اور مناسب مقام بھی تھا داخل مادۂ
تاریخ کردیا تاریخ پوری ہو گئی یعنے ۱۲۵۵ھ ہو گئے کہ یہی سنین مورخ کو
مقصود تھے اور بعضون نے اِس قسم تاریخ کا نام تعمیۂ داخلی بھی رکھا ہی
تنبیہ اور طریقہ مدخلہ اعداد کا جیسے اِس تاریخ مین ہی ٭ گفت خائف
باد و حرف حزن دل ٭ گشت زین العابدین واصل بحق یا اِس تاریخ مین
ولہ ٭ سال تاریخ تولد گفت عقل ٭ از سر بہجت کہ برخوردار باد ٭ یا اِس
تاریخ مین مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مغفور کی رحلت نواب میر
جعفر علیخان مرحوم کی ہی رباعی گردید نہان مہر جہان تاب دریغ ٭ شد
تیرہ جہان بچشم احباب دریغ ٭ این واقعہ را زروی زاری غالب ٭
تاریخ رقم کرد کہ نواب دریغ ٭ یا اِس تاریخ مین کہ ولادت فرزند نواب میر غلام

باباخان کی ہی قطعہ میر بابا یافت فرزندے کہ ماہ چاردہ ٭ بر فراز لوح
گردون گردہ تمثال او وست ٭ فرخی بینی و یابی بہرہ از ناز و طرب ٭ از سر ناز و
طرب فرزند فرخ سال او وست ٭ اول از صفحہ ۷ و دوم از صفحہ ۳۰ کتاب اُردوے
معلای مطبوعہ مولفہ حضرت غالب دہلوی مرحوم مولف ہیچمدان کے نزدیک
ناجائز و نادرست اِسواسطے ہی کہ بہ اشارہ مدخلہ اعداد کا مادہ تاریخ ہین ٹھہرا
بلکہ مقولہ مورخ ٹھہرا کہ مورخ نے یاد حرف حزن دل یعنے محزون ہوکر اسطرح
کہا کہ گذشت زین العابدین واصل بحق یا از سر بہجت یعنے خوش ہوکر یون کہا
کہ برخوردار باد یا از روی زاری کہا کہ نواب دریغ یا از سر ناز و طرب کہا کہ
فرزند فرخ فافہم اور ایک قسم تاریخ کی اور ہی اگرچہ جداگانہ ہی لیکن قسم تاریخ
زائدالاعداد و ناقص الاعداد مین داخل ہی یعنی تعمیہ باتخرجہ و تعمیہ باتدخلہ دونون کو
شامل ہی مثال اسکی جیسے یہ تاریخ مشہور نعمت خان عالی کی قطعہ بوالحسن
داشت جا بچار محل ٭ بدرش گرد زان میان تقدیر ٭ او چو برخاستہ بجاش
نشست ٭ شاہ اورنگ زیب عالمگیر ٭ مادہ تاریخ لفظ چار محل ہی اُسکے
۲۸۲ عدد ہوتے تھے پس اسمین سے مورخ نے بوالحسن کو کہ اُسکے ۱۵۷
عدد ہوتے ہین خارج کیا اب رہگئے مادہ تاریخ کے ۱۱۵ عدد اُن مین شاہ
اورنگ زیب عالمگیر کے عدد کہ ۹۷۰ ہوتے ہین داخل کردیے پس تاریخ
تعمیہ باتخرجہ و تعمیہ باتدخلہ دونون کو شامل ہوگئی اور ۱۰۸۵ سنہ حاصل ہونے

پس یہی سنین مورخ کو مقصود تھے باب بیشتر اقسام تاریخ ہاہم صوری و
ہاہم معنوی کے بیان مین تاریخ صوری معنوی اُسے کہتے ہین جسکے ظاہر
و باطن دونون تاریخ ہونے پر دلالت کرین یعنے الفاظ بھی مشعر تاریخ پر ہون
اور اعداد حروف بھی بحساب ابجد اُس سال پر دلالت کرین جسمین وہ واقعہ
ہوا ہے مثال اُسکی جیسے یہ تاریخ اُستاد اول مولف جناب میر علی اوسط رشک
مرحوم کی ہے ؎ مرد سبحان علیخان قائل ۞ بیک الف و دو صد و شصت و چہار
یا جیسے یہ تاریخ شیخ ناسخ مغفور کی کہ کسی کی وفات کی ہے ؎ طبع تاریخ ۱۲۶۴ھ
سال تاریخ وفات ۞ گفت بست ہفتم ماہ رجب ولہ ایضاً ؎
دوشنبہ پنجم ذی الحجہ ای وای ۞ ولہ ایضاً ؎ حیف روز اول ذیقعدہ بود
یا جیسے اُستاد دوم مولف مرزا محمد رضا برق مغفور مخاطب بہ فتح الدولہ
بہادر کی یہ دو تاریخین وفات مرزا نصیر الدین حیدر بہادر و محمد علی شاہ
بادشاہان لکھنؤ کی ؎ دہ سال و پنج روز حکومت نمود شہ ۞ ؎
دہ روز و پنج سال حکومت نمود شہ ۞ اور ایک قسم تاریخ صوری و معنوی
کی یہ ہے کہ جسمین بجاے ذکر سال و ماہ و روز ذکر اسما و صفات و مرحوم
وغیرہ کا کیا جاے چنانچہ جناب میر علی اوسط رشک مغفور اپنے والد
ماجد مرحوم کے انتقال کی تاریخ فرماتے ہین ؎ این صوری و معنوی نوشتم
تاریخ ۞ سید سلمان وای وای وفاضل ہی ہی ایضاً ولہ یہ ہوئی انتقال کی تاریخ

نوجوان خوشنویس سید ہای ؛ ایضاً ولہ سروش مصرع تاریخ انتقال
نوشت ؛ فقیہ و عابد و زاہد طبیب و فاضل آہ ؛ ایضاً ولہ مرد
از سرطان و ذات الجنب وا ویلاہ واے ؛ ایضاً ولہ مرد نسیم
ز ہیضہ ہای ہی **خاتمہ** مشتمل ہی چند فائدون پر **فائدہ** لفظ اللہ کے
چھیاسٹھ عدد لینا چاہیے اسلیے کہ اِس لفظ مین ایک الف اور دو لام
اور ایک ہی مکتوبی ہی موافق اِس مصرع مشہور کے ع اللہ بود یک
الف وہا و دو لام ؛ اور دوسرا الف جو بعد لام کے تلفظ مین آتا ہی وہ
معتبر نکیا جائیگا کیونکہ تاریخ مین حروف مکتوبی معتبر ہوتے ہین حروف
ملفوظی کا اعتبار نہین کیا جاتا **تنبیہ** اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ کا
لام مشدد ہی اور دوسرا لام بسبب تشدید کے پیدا ہوتا ہی یعنی ملفوظی ہی
پس اسکا اعتبار تاریخ مین کیون کیا جاتا ہی اور اسکے عدد کیون لیے گیے
جواب اُسکا یہ ہی کہ دوسرا لام باعتبار تلفظ کے اللہ مین نہین لیا جاتا بلکہ
باعتبار کتابت کے گنا جاتا ہی کہ مکتوبی ہی یعنی بعد لام کے جو ایک شوشہ سا رسم
الخط عربی مین لکھدیا جاتا ہی اور رسم الخط فارسی مین اگر غور کیا جای تو وہ شوشہ
ہوتا ہی لیکن بہت مختصر سا اُسکو دوسرا لام تصور کر لیا ہی گویا باللہ سمجھ لیا ہی اور اگر
معترض اعتراض کرے کہ شوشہ مذکورہ اُس الف کی علامت ہی جو بعد لام کے ہی جواب اُسکا
یہی کہ اس امر کی تصریح مقدمہ مین کیجا دیگئی ہی کہ وہ الف جو بعد لام کے ہی مکتوبی نہین ملفوظی ہی جیسا کہ

معیار الاشعار مین محقق طوسی علیہ الرحمہ نے بھی لکھا ہی من اراد التحقیق
فلیرجع الیہ پس شوشہ مذکورہ بجز دوسرے لام کے اور کوئی حرف نہین تصور کیا
جا سکتا کہ حقیقت مین بھی لفظ اللہ مین دو لام ہین یعنے اصل مین یہ لفظ
الالہٰ ہی پس بقاعدۂ عربی لام اول کو لام ثانی مین بعد حذف الف کے
ادغام کر دیا ہی فائدہ جو تے کہ رسم خط عربی مین طویل یعنی دراز لکھی جاتی ہی
مانند تاے جمع وغیرہ کے جیسے کائنات صفات - ذات - ہیہات -
مافات - وغیرہ کے تے اسکے چار سیکڑے تاریخ مین لیے جائینگے
اور تاے تانیث اسمی و تاے مصدری وغیرہ کے پانچ احاد لینا چاہیے
کیونکہ ایسی تے کو رسم الخط عربی مین مدور یعنے گرد لکھتے ہین بشکل ہا
پس جو ہے کے عدد ہوتے ہین وہی عدد اس تے کے بھی لینا چاہیے
چنانچہ یہی وجہ ہی کہ الف مقصورہ کے بھی جو لفظ اعلےٰ ادنےٰ موسےٰ
عیسےٰ مصطفےٰ مرتضےٰ - وغیرہ کے آخر مین آتا ہی دس عدد لیے جاتے
ہین ایک عدد نہین لیا جاتا اسواسطے کہ رسم الخط عربی مین الف
مقصورہ بشکل یاے تحتانی لکھا جاتا ہی پس مورخین محقق ثقات نے
ایسی تے کے پانچ ہی عدد لیے ہین یعنے اس تے کو ہے قرار دیا -
اور محض کتابت کا اعتبار کیا ہی چنانچہ استاد دل مؤلف جناب میر علی اوسط
رشک مغفور نے کسی کی کتاب موسوم بہ ہدایت الشعرا کے ختم کی

تاریخ جو فرمائی ہی ۵ زعینب یافتم ای رشک مصرعہ تاریخ ؛ ہدایۃ الشعرا
جاے حل مصطلحات ؛ ۱۲۵۰ تو اسمین تاے مدوّرہ لفظ ہدایۃ الشعرا کے پانچ
احاد لیے ہین یا منشی مظفر علی اسیر مرحوم نے جو نواب امداد حسین خان
بہادر مغفور مخاطب بہ امین الدولہ وزیر اعظم امجد علی شاہ بادشاہ لکھنو کے
کسی مرض سے صحت پانے کی تاریخ کہی ہی چنانچہ اُنکے دیوان فارسی مین
موجود ہی اللّٰہم احفظ من البلیۃ اسمین بھی تاے بلیۃ پانچ احاد
لیے ہین - یا منشی امیر احمد صاحب آمیر تخلص مرحوم و مغفور - ارشد تلامذۂ
اسیر مرحوم نے جو اپنے دیوان کا نام تاریخی مراۃ الغیب رکھا ہی
اسمین بھی تاے مراۃ کے پانچ ہی عدد لیے ہین یا منشی سید اسمعیل حسین
منیر مرحوم شاگرد رشک مغفور نے جو دیوان سوم اعلی حضرت قدر قدرت
خداوند نعمت نواب محمد کلب علیخان صاحب مرحوم و مغفور
والی ریاست رامپور کا اسم تاریخی درۃ الانتخاب رکھا ہی -
۱۲۹۴ھ
اسمین بھی تاے درۃ کے پانچ ہی عدد لیے ہین - یا مؤلف رسالۂ ہذا
نے جو اسم تاریخی رسالۂ ہذا کے آغاز تالیف کا مادۂ تاریخ رکھا ہی -
اسمین بھی لفظ مادۂ کی تے کے پانچ احاد لیے ہین اور بڑی دلیل تو
اسبات کے بننے تاے مدورہ کے ہے قرار دینے کی مولف پاس یہ ہی
کہ صاحب مقامات نے جو مقامۂ بست و ہشتم مین خطبہ صنعت مہملہ

یعنے غیر منقوط مین لکھا ہی آمین اِسطرح کی تائین بہت سی آگئی ہین۔
کہ وہ سب ہاقرار دیجاتی ہین۔ چنانچہ اِس خطبہ کی عبارت کسیقدر
موافق ضرورت کے اِس مختصر مین لکھی جاتی ہی اور وہ یہ ہی قال الحمد
لله الممدوح الاسماء المحمود الآلاء الواسع العطاء المدعو
المحسم اللاواء مالک الامم ومصور الرمم ومکرم اهل السماح
والکرم ومهلک عاد وارم ادرک کل سر علمه ووسع کل مصر
حلمه وعم کل عالم طوله وهد کل مارد حوله احمده حمدا موحد
مسلم وادعوه دعاء موحد مسلم وهو الله لا اله الا هو ا
لواحد الاحد العادل الصمد لا ولد له ولا والد ولا ردء
معه ولا مساعد ارسل محمد للاسلام ممهدا وللملة موطدا
ولادله الرسل موکدا وللاحمر والاسود مسوددا وصل ا
لارحام وعلم الاحکام ووسم الحلال والحرام ورسم ا
لاحلال والاحرام کرم الله محله وکمل الصلواة والسلام
تنبیہ اکثر مورخین نے چار سیکڑے بھی تاے مدورہ کے تاریخ مین
لیے ہین چنانچہ مولوی فائق مرحوم صاحب کتاب مخزن الفوائد
نے جو تاریخ بناے مسجد بجھور کی جسکے بانی نواب زین العابدین
خان بہادر مغفور تھے کہی ہی ع فائق در دگاہ کردہ بحراب اولا

بارِیخ گفت خضر کہ قدقامت الصلوٰۃ ٭ تا رے صلوٰۃ کے چارسو
۱۲۰۲ھ
لیے ہین یا اپنی کتاب مخزن الفوائد جو نام تاریخی خزینۃ الاصول رکھا ہی
اسمین بھی تارے خزینہ کے چارسو لیے ہین۔ یا جیسے مولوی عبد الباسط
مرحوم امیٹھوی نے کہ بعنایت الٰہی بہت بڑے مورخ تھے اپنے
جد وجدہ کی تاریخ وفات فرمائی ہی ع گفت ام خداش با احباب
اسکن انت وزوجک الجنۃ ٭ تارے جنۃ کے چارسیکڑے لیے ہین
۱۲۰۵ھ
یہ امر مولف ہیچمدان کے نزدیک مخدوش ہی اور پایہ اعتبار سے ساقط
کیونکہ یہ تصور تارے ہی اور رہے ہونا الیسی نے کا بدلائل و براہین
اپنے مقام پر ثابت ہو چکا ہی پس تارے بدورہ کے چارسو لینا کیونکر
جائز ہوگا ہان چارسو لینا اُسوقت جائز ہو سکتا کہ جب کوئی اِس
امر کو بدلائل باطل کردے کہ کتابت حروف کو تاریخ مین کچھ دخل
نہین اور رسم الخط کا بھی بطلان کرے تو یہ محال ہی کہ بطلان اِن
دونون امر کا ہو نہین سکتا اور یہ دلیل اسپر لانا کہ اکثر لوگون نے
الیسی تے کے چارسو لیے ہین اور اُسکے نظائر گذرا ننا نا مسموع
محض ہی کیونکہ خلاف قاعدہ و قرارداد اہل فن جو امر کسی سے
وقوع مین آئے گا وہ کیونکر سنا جائیگا گو کثرت سے ہو چنانچہ
قول مولف ہیچمدان کا مویدبہ بقول صاحب تذکرہ خزانہ عامرہ میر غلام علی

آزاد بلگرامی مرحوم کا بھی کہ وہ تذکرۂ خزانۂ عامرہ مین ایک مقام پر
لکھتے ہین کہ تاریخ مرزا قطب الدین مائل جعل جنۃ مثواہ ۱۱۰۸ھ نقصانی دارد
کہ مورخ آن یعنے محمد عاکف از تاے جنۃ کہ آنرا در املاے عربی بشکل ہا
می نگارند چہار صد گرفتہ حال آنکہ پنج باید گرفت زیرا کہ معتبر نزد اہل
جمل صورت کتابت باشد نہ تلفظ منقول از تذکرہ خزانہ عامرہ صفحہ
۳۳۰ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور تنبیہ سنا گیا ہی کہ مولوی شیخ
امام بخش صہبائی مرحوم نے تاے مدوّرہ مذکورہ کے چار سیکڑے
اور پانچ اعداد لینے کے جھگڑے مین ایک محاکمہ فرمایا ہی یعنے قول فیصل
لکھا ہی اور وہ یہ ہی کہ تاے مدورہ موقوفہ کے تو پانچ اعداد دیے جائین
اور موصولہ کے چار سیکڑے مثلاً برب الکعبہ کی تے کے تو پانچ
اعداد لیے جائین اور کعبۃ اللہ کی تے کے چار سیکڑے مولف
بالجملہ ان کہتا ہی کہ واہ واہ سبحان اللہ کیا خوب فیصلہ کیا ہی جسنے
قاعدۂ تاریخ ہی کو برہم کر دیا یعنے صورت کتابت کو کچھ دخل ہی
تاریخ مین نہ رہا محض تلفظ پر کہ جسکا اعتبار مطلق تاریخ مین نہین ہی۔
دار و مدار رکھا گیا۔ یعنے برب الکعبۃ مین جو در حالت وقف ہی
ملفوظ ہوتی ہی اسکے پانچ لیے جائین اور کعبۃ اللہ مین در حالت وصل
ہوتے ملفوظ ہوتی ہی اُسکے چار سو اس فیصلہ کو اُنکے معتقدین ہی

تسلیم فرمائین تو فرمائین دوسرا کیونکر مان لے کہ قاعدہ تاریخ ہی مٹا جاتا
ہو فقط فائدہ الف وصل کا عبارت فارسی مین جہان لکھا جائیگا
تاریخ مین اُسکا ایک عدد لیا جائیگا اور جہان باعتبار محذوف
ہونے کے کتابت مین نہ آئیگا کوئی عدد اُسکا نہ کیا جائیگا مثلاً است
کے الف کا بضرورت اعداد لکھنا اور بے ضرورت نہ لکھنا دونون طرح
جائز ہے فائدہ الف مقصورہ جو آخر الفاظ عربیہ مین آتا ہے جیسے عیسے
موسے یحیے مصطفے مرتضے وغیرہ مین اسکے تاریخ مین دس عدد لیے
جائینگے کہ کتابت اسکی بصورت یاے تحتانی مقرر کی گئی ہے چنانچہ
رشک مغفور نے مرزا مفضل غافل ذاکر سید الشہدا کے انتقال کی
تاریخ مین لفظ مصطفے کے الف مقصورہ کے دس عدد لیے ہین ؎
ذاکر سبط مصطفے ہے ہے ؛ فائدہ الف ممدودہ کا جو اول الفاظ مین
آتا ہے تاریخ مین ایک عدد لیا جائیگا اسلیے کہ کتابت اِسکی ایک
الف کے ساتھ ہے مثلاً لفظ آحاد کے ۱۴ اور لفظ آزاد کے ۱۳ عدد
لیے جائینگے فائدہ ہاے مختفیہ جو الفاظ فارسی مین آتی ہے مانند ہای
بیان حرکت وغیرہ کے جہان کتابت مین اُسکے پانچ عدد لیے جائینگے
اور جہان نہ لکھے جائینگے کوئی عدد نہ لیا جائیگا مثلاً کاف بیانیہ یعنی
لفظ کہ جب علیحدہ لکھا جائیگا یعنے دوسرے لفظ سے نہ ملیگا تو پچیس عدد

اُسکے لیے جائینگے کاف کے بیس ہا کے پانچ یا جیسے شیخ ناسخ مغفور کی
اِس تاریخ مین ہ افسوس کہ موت نے گھسیٹا ؛ اور جب کسی اور
لفظ سے ملجائیگا یعنی لفظ گر کہ اسمین فقط کاف کے بیس عدد لیے جائینگے
اور ہا کے پانچ عدد نہ لیے جائینگے **فائدہ** ہمزہ جو خطاطی سے عبارت
ہی اُسکا کوئی عدد تاریخ مین نہین لیا جاتا اسلیے کہ یہ کوئی حرف تہجی مین سے
نہین ہی **تنبیہ** کسی نے انشاے مادھورام کی تالیف کی تاریخ جو کہی ہی
ہ ہاتفے گفت سال تاریخش ؛ کہ زہے منشآت مادھورام ؛ اسمین
لفظ منشأت کے ہمزہ کا بھی ایک عدد لے لیا ہی یا کسی نے اِس تاریخ
مین کہ نواب ضیاء الدین احمد صاحب مرحوم رئیس دہلی کی تاریخ ہی
رباعی دردا کہ ضیاء الدین احمد بر بست ؛ رخت سفر از جہان کہ
جاے سفر است ؛ از طاق و زایوان و زبزم و جلسا ؛ بگسستہ برحمیت
الٰہی پیوست ؛ ضیاء الدین احمد کے ہمزہ کا بھی ایک عدد لے لیا ہی
یعنے مادہ تاریخ **ضیاء الدین احمد** ہی پس بشرطیکہ اس فقرہ کے
ہمزہ اضافت کا بھی ایک عدد لے لیا جاے تو ۲۰۲۹ ہوتے ہین
پس اِن اعداد مین سے لفظ طاق - وایوان و بزم و جلسا کے عدد کہ
۱۳۰۲ ہوتے تھے پہلے مورخ نے نکال ڈالے تو ۶۰۸ باقی رہے
بعد اُسکے تاریخ کو پورا کرنے کے لیے رحمت الٰہی کے عدد کہ ۴۰۹

ہوتے ہین اُنمین داخل کردیے تو ۱۳۰۲ھ ہجری ہو گئے اور یہی سنین
مورخ کو مقصود تھے اور یہ تاریخ مورخ نے صنعیت تعمیہ باتخرجہ وتعمیہ
باند خلہ دونون مین کہی ہی پس مولف ہیچمدان کے نزدیک ہمزے کا
ایک عدد لینا کسیطرح صحیح نہ ہوگا غلط بلکہ اغلط ہی کہ مورخین ثقات
نے کبھی ہمزہ کا کوئی عدد تاریخ مین نہین لیا **فائدہ** وہ یاے معروف
جسپر ہمزہ یعنے خط منحنی لکھ دیتے ہین عربی کے ہو خواہ فارسی کے خواہ
ہندی کے اُسکے بیس عدد لیے جائینگے اسلیے کہ جب کسرۂ ماقبل اُسکا
اشباع پائیگا وہ دوسری یا ہو جائیگا اور کتابت بھی اُس یا کی دو
یاؤن سے چاہیے ہی جیسے لفظ مائی- ہوائی- خدائی- رہائی- آئی-
پائی- بنائی- دکھائی- گئی- کئی- نئی- ہوئی- وغیرہ کے یاے
معروف کے بیس عدد لیے جائینگے چنانچہ شیخ ناسخ مرحوم نے کسی کی
شادی کد خدائی کی تاریخ فرمائی ہی اور اسمین لفظ کد خدائی کی یاے
معروف کے بیس عدد لیے ہین ؎ رقم سال کہ دم بدست حنائی ؛
ہمایون مسعود شد کد خدائی ؛ یا منشی مظفر علی اسیر مرحوم نے نواب
۱۲۵۱ھ
یوسف علیخان بہادر مرحوم مغفور والی ریاست رامپور کے غسل صحت
کی تاریخ مین لفظ گئے اور پاے کے یاے معروف کے بیس عدد لیے ہین
؎ دعاے خلق دوا ہو گئی شفا پائی ؛ یا مولف نے نواب مرزا خان

داغ دہلوی کے طبع دیوان اول کی تاریخ مین لفظ آئے کے بیس عدد لیے ہین سہ بود گلزار داغ آئی آج ٭ اور یاے مجہول کے عدد خواہ اسپر ہمزہ لکھا جاے خواہ نہ لکھا جاے دس عدد لیے جاینگے جیسے لفظ جاے۔ خدائی۔ صفائی۔ آئی۔ پائی۔ لائی۔ کے یاے مجہول کے عدد دس لیے جائینگے۔ خواہ یہ سب الفاظ بروزن فاع وفعول پڑھے جائین خواہ بروزن فعلن وفعولن آئین اور کتابت بھی اس یا کی ایک یاسے چاہیے ہی اور لفظ کیجیے۔ دیجیے۔ اور دیے۔ جیسے اور لیے کیے۔ گئے۔ نئے کی یاے مجہول کے بیس عدد لیے جائینگے اسواسطے کہ یہ بولی بھی مکرر جاتی ہی اور کتابت مین بھی مکرر آتی ہی **فائدہ** حروف مقطعات کے اعداد باعتبار اُنکے زبر کے لیے جاینگے یعنے جسطرح لکھنے مین آتے ہین مثلاً حمٓعسٓقٓ کی ح کے ۸ م کے ۴۰ ع کے ۷۰ س کے ۶۰ ق کے سو لیے جائینگے۔ بیّنات اِن حروف کے تاریخ مین نہ محسوب ہونگے ہان اگر بیّنات کے اعداد لینے کا اشعار کر دیا جائیگا تو اُسوقت وہ بھی محسوب کیے جائینگے **فائدہ** لفظ رئیس وپیکس وآئین وغیرہ کی یا کے بیس عدد لیے جائینگے کہ یہ یا حقیقتاً بھی مکرر ہی اور کتابتاً بھی چنانچہ اِس تاریخ مین جناب میر علی اوسط رشک مغفور نے لفظ رئیس مین دو یائین

لی ہین سے ہاتف بگفت مصرع تاریخ رحلتش ؛ بودہ رئیس سید دسیردار افسران ؛ یا جیسے مؤلف نے خلعت مسند نشینی ولی نعمی نواب محمد کلب علی خانصاحب بہادر مرحوم کی ملکہ انگلستان کی طرف سے انے کے جشن کی جو تاریخ کہی ہی اسمین لفظ آئین کی دو یائین لی ہین سے کہکے یہ تاریخ بہر پیشکش لا یا جلال ؛ آج رشک جشن جم بزم طرب آئین ہوئی ؛ اور یہان لفظ ہوئی مین بھی مولف نے دو یائین لی ہین کہ یہ دو ہی یاے معروف ہی جسپر ہمزہ لکھ دیتے ہین - یا اپنی اس تاریخ مین آئینہ معشوق سخن کہ دیوان حضرت موجد رامپوری شاگرد مومن خان دہلوی کی ترتیب کی ہی لفظ آئینہ مین دو یائین لی ہین فائدہ لفظ نبیین و وصیین وغیرہ مین ایک یا کے عدد تاریخ مین لیے جائینگے کہ ان الفاظ کے رسم الخط مین مکتوبی ایک ہی یا ہوتی ہی چنانچہ خاتم النبیین کے ۱۱۸۴ - اور سید الوصیین کے ۱۶۲۲ عدد تاریخ مین لینا چاہیے فائدہ ع تاریخ کی موزونیت کے لیے جو مورخ زیادہ مادہ تاریخ سے کچھ الفاظ لے آتا ہی مانند کاف بیانیہ و گفت و گفتا و نوشت - و نوشتہ و بگو و بخوان وغیرہ کے یا ہندی مین - مانند کہہ - اور پڑھ - اور بولا - اور کہا - اور لکھا - وغیرہ کے یا مثل فلک - ملک - ہاتف

[ترو]یش و طبع - عقل - خرد و تخلص - مورخ وغیرہ کے - پس
[ز]یادہ تاریخ مین محسوب نہونگے چنانچہ ان تاریخون مین
شیخ ناسخ مرحوم کے صرف اِسی قبیل کے الفاظ موزونیت مصرع
تاریخ کے واسطے آگئے ہین اور زیادہ تاریخ مین اُنکے اعداد محسوب
نہ ہونگے ؎ دلا سال تاریخ جشنش بگو ٭ کہ این کتخدائی ہمایون بود
(١٢٢١ھ)
ولہ ؎ سال تاریخ پئے رحلت شاہ عالم ٭ گفت دل زیر زمین
بادشہ کشور ہند ؎ سال تاریخ عروسی ناسخ ٭ کد خدا شد
(١٢٢١ھ)
مرزا بم بنوشت ٭ ؎ پئے سال ہمایون جلوسش ٭ بگو ناسخ
(١٢٣١ھ)
کہ ظل اللہ گردید ؎ پئے سال ولادت طبع ناسخ ٭ بگفتا کوکب
(١٢٣٢ھ)
برج شرافت ٭ ؎ تاریخ اِس ضریح کی مطلوب جب ہوئی
(١٢٣٤ھ)
بولے ملک ضریح بتول امام ہی ٭ فائدہ یہ جو مشہور ہی کہ واقعۂ
(١٢٥٤)
شادی کی تاریخ مین ایک عدد کا بڑھا دینا اور واقعۂ غم کی تاریخ
مین ایک عدد کا کم کر دینا جائز ہی محض غلط مشہور ہی جن صاحبون
نے یہ مشہور کیا ہی اُنکو سند اسکی مورخین ثقات کی تاریخون سے
دینا چاہیے فائدہ وہ سنین متعارف کہ جنمین تاریخ کہی جاتی ہی
یہ ہین - ا - سنہ ہجری اور وہ زمانہ ہجرت جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنے مکہ معظمہ زاد اللہ شرفًا سے

حضرت کا ہجرت فرمانا اور مدینۂ منورہ تشریف لانا اور یہ سن مجوزہ خلیفۂ ثانی کے ہین اور اب تیرہ سو دو ہین ۱۳۰۲ ہین۔

۲ سنہ فصلی کہ وہ سنہ ہجری سے نو ۹ سال کے فاصلہ کے بعد تجویز کیے گئے ہین اور زمانہ اکبر سے تجویز ہوے ہین اور وہ اب بارہ سو تیرانوے ۱۲۹۳ ہین۔

۳ سنہ مہدوی ہین اور زمانہ غیبت امام مہدی آخرالزمان علیہ السلام سے لیے جاتے ہین اور بعضون نے زمانہ ولادت باسعادت بھی لیا ہی اور وہ اب دس سو چھیالیس ۱۰۴۶ ہین

۴ سنہ عیسوی ہین اور انھین کو مسیحی بھی کہتے ہین اور وہ زمانہ غیبت حضرت عیسے سے مراد ہین اور اب اٹھارہ سو پچاسی ۱۸۸۵ ہین۔

۵ سنہ موسوی اور وہ بحساب کتب تواریخ زمانہ غرق فرعون سے لیے جاتے ہین او زمانہ حضرت عیسے وہی مروج رہے اور اب دو ہزار ایک سو اکتالیس ہین ۲۱۴۱۔

۶ سنہ سنبت بکرماجیت ہین کہ وہ اب ایک ہزار نو سو بیالیس ۱۹۴۲ ہین فقط۔

تقریظ مع قطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

از نتائج افکار گہربار شاعر شیوا زبان فصیح بیان جناب سید علی عبدالقادر شمس القادری عرف شاہ مرشد علی صاحب الحنفی البغدادی اصلا والمیدنی فوری مولدا المتخلص بہ عاصی و جمال سلمہ اللہ المتعال ولد سید سندی مرشد ارشدی غوث ازلی محبوب باری حضرت سید شاہ مہر علی القادری البغدادی الحسنی الحسینی شاگرد مؤلف رسالہ ہذا

چھپا ہی نسخہ اکسیر ایسا جو خزینہ ہی	بلاغت کا فصاحت کا ملاحت کا متانت کا
صراط منزل تحقیق سطرین ہین حقیقت مین	ہر اک مین السطور اسمین ہی جادہ اس طریقت کا
تجلی روشنائی شاخ نخل طور ہی جسنا مہ	کلیم اللہ ہی مضمون ہر اک طور طلاقت کا
نتیجہ فکر طبع پاک کا الفاظ زیبا ہین	دکھاتے ہین معانی جلوہ اعجاز و کرامت کا
جو اسکی لوح مین لوح مبین کی شان پیدا ہی	قلم عالم دکھاتا ہی قلم کے دست قدرت کا
جو نقطے ہین وہ ہین گرداب سطرین ہین جو جدولین ہین	جو صفحہ اس صحیفہ کا ہی دریا ہی فصاحت کا
جو سطرین ہین رخ خوبان جدا دل چاہ ابرو ہین	مرقع نامہ نامی بھی ہی یوسف کی صورت کا

خراشِ کنز لک لکا رمنکر سے بری ہی یہ — مٹا نہ جیسے کسی کے کب لکھا مٹا ہی قسمت کا
جلال پیشوای شاعران اسکے مصنف ہین — ملا ہی مرتبہ تحقیق مین جنکو امامت کا
کیا ہی فن مین عالم حق نے اُس کامل ہمہ دان کو — عروض وقافیہ تاریخگوئی وطبابت کا
ترش رو ہونگے جلکر رشک کی تلخی کو احباب اسکے — بہت کچھ شور ہی شیرین بیانی کی حکایت کا
خدا نے اُس کریم النفس کو جامع بنایا ہی — شرافت کا نجابت کا سیادت کا کرامت کا
کیا خلاق نے گویا مجسم خلق مین اُسکو — مروت کا فتوت کا عطوفت کا عنایت کا
دم فکر سنین طبع کملک طبع عاصی کو — جو تھا سودا سواد سال ہجری کی کتابت کا
پکارا ہاتف غیبی کہ سال طبع تم اسکے — لکھو اب چھپ گیا ہی کارنامہ یہ متانت کا

سنہ ۱۳۰۳ ہجری

ایضا

طبع این نامہ شد بخوبی وحسن — مژدہ باد ابجملہ اہل کمال
زد رقم سال طبع عمدہ جمال — چہ قواعد نوشت طرفہ جلال

سنہ ۱۳۰۳ ہجرے

ایضا

شد ندا از جد وجہد او ستادم — قواعد در فن تاریخ مجموع
سنین طبع عاصی اینچنین گفت — چہ دستور العمل شد پاک مطبوع

سنہ ۱۳۰۳ ہجرے

ایضاً

جلال اما مونے یہ رسالہ ایسا لکھا ہی / کہ جس سے مادۂ تاریخ کہہ لینیکا حاصل ہو
قواعد جتنے ہین تاریخگوئیکے سب اسمین ہین / نہ لکھا تھا کسی نے یون بشرح و بسط اس فن کو
یہ نسخہ نسخۂ اکسیر ہی تحقیق کی مس کا / طلا و سیم کی کیا اسکے آگے اصل مشتاقو
دم فکر سنین طبع بولی طبع عاصی کو / بجا ہی مادۂ تاریخ کا تاریخ یہ کہہ دو

١٣٠٣ھ

ایضاً

حضرت ضامن علی کے نسخۂ مطبوع کا / چھپکے ظاہر ہونے کا ہر جا پر سو چرچا ہی آج
عیسوی تاریخ عمدہ ہاتھ آئی یہ جلال / طرفہ قانون بس یہی تاریخگوئی کا ہی آج

از نتائج افکار سخنور معنی شناس سید ذاکر حسین صاحب یاس شاگرد مولف رسالۂ ہذا

نسخۂ بیمثل استادم نوشت / نقطہ نقطہ شاہد علم و کمال
سال طبعش یاس در منقوط گفت / فن تاریخ این رقم کردہ جلال

از نتائج افکار گہربار شاعر بلاغت انتمائی جناب منشی دھنپت رائے صاحب محقق لکھنوی مختار سرکار فیض آثار نواب وحید الدولہ عضد الملک مرزا مہدی حسین خان بہادر

خوش طبع شد رسالۂ ضامن علی جلال / کو شاعریست غیرت خاقانی و حزین
گفتم محقق از پئے توضیح سال طبع / مطلوب سود مند و مفید مورخین

سنہ ١٣٠٣ھ

ایک طبیب نہایت لائق و حاذق سند یافتہ اطبّائے لکھنؤ ہے

جنکا نام نامی و اسم گرامی جناب حکیم مرزا عابد حسین
صاحب بن جناب مرزا محمد عسکری صاحب ہیں
یہ فن طب مین ید طولا رکھتے ہین نہایت درجہ
ذکی و طبّاع ہین حکیم مطلق نے دست شفا
ایسی عطا فرمائی ہی کہ ہر روز ہر قسم کے مریض آتے ہین
اور بہت جلد شفا پاتے ہین تائید من اللہ ہی۔
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء چونکہ ایک
مدت سے اس حقیر کو خدمت فیضدرجت جناب
موصوف مین نیاز حاصل ہی لہذا بکوشش بلیغ
چند ادویات مجربات کے شائع کرنیکی اجازت
حاصل کرکے مشتہر کرتا ہون

(۱) حبوب طاعون جو بخار گلٹی مین استعمال ہوتی ہین۔ قیمت مفت
(۲) روغن طاعون جو گلٹی پر لگایا جاتا ہی مفت
(۳) حبوب آتشک شفعت فی ڈبیہ ایکروپیہ عہ/
(۴) سفوف جریان نہایت مجرب فی ڈبہ عار
(۵) معجون مسک مقوی باہ فی تولہ ۸/
(۶) حبوب مسک اعلی درجہ کا مجرب فی گولی عہ/
(۷) طلا - دافع سستی یو سل لعلاج بلا آبلہ عہ/
(۸) منجن دندان - نہایت نافع فی تولہ ۲/
(۹) سرمہ - دافع شب کوری و ضعف بصر فی تولہ ۶/
(۱۰) ماء اللحم انگوری دو آتشہ -
جو بڈھے کو جوان نامرد کو مرد - مرد کو جوانمرد بناتا ہی
اعلی درجہ کے مقویات سے تیار کیا جاتا ہی قیمت
فی بوتل نمبر اول ۵ر نمبر ۲ عہ/ نمبر ۳ - عار

کتاب مجالس مفجعہ

یہ وہ کتاب ہی جسکا مثل کتب مقاتل مین مفقود ہی
اور جسکے دیکھنے کی چشم عالم مدتون سے مشتاق
تھی یہ وہ بے بہا ہی جسنے عنوان مسائل یکا و یکا کو
اور کتابون سے لاپرواہ کردیا ہی مولفہ جناب مولانا
السید حسین صاحب جناب المعروف بجناب میر نصر حسین صاحب قبلہ

قیمت ہر دو حصہ صرف عار

جملہ فرمائشین و درخواستین بنام مشتہر روانہ فرمایئے

المشتہر

حسب عباس علی منیجر پریس
سید ... اتحادی مولائی محلہ لکھنؤ

مطبع اتحادیہ رکھا ہی جسمین آپکو یہ اختیار حاصل ہی کہ آپ اپنے اِس
اِتحادی پریس کو اسم با مسمےٰ ہونیکا بھی یون موقع
دینگے کہ جب آپکو کسی چیز کے چھپوانیکا اتفاق ہو آپ بے تأمل اپنے
اتحادی پریس مین روانہ فرمادین یہ مطبع انشاء اللہ آپکی خدمت بہت
حسن خوبی و کفایت کے ساتھ بجا لائیگا۔

ہمنے جناب **حکیم جلال** صاحب کی جن جن تالیفات و تصنیفات کے
چھاپنے کا ارادہ کیا ہی وہ یہ ہین۔

گلشن فیض۔ لغت کی کتاب ہی جسکی خوبیان دیکھنے سے ظاہر ہونگی۔
پچاس جزو پر یہ رسالہ ختم ہی۔ قیمت سے ر

سرمایہ زبان اردو۔ یہ بھی با محاورہ اردو زبان کا ایک لغت ہی
جو طبع ہو کر ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا پہلے یہ رسالہ اُن حضرات کیخدمت
مین روانہ ہوگا جنکی فرمائشین آچکی ہین بعد اُسکے اُن حضرات کو جواب فرمائشین
بھیجکر رجسٹر مین اپنا نام نامی درج کرائینگے۔ قیمت عار

شاہد شوخ طبع جناب موصوف پہلا دیوان ۔ قیمت عہ ر

کرشمہ گاہ سخن جناب ممدوح کا دوسرا دیوان ہی۔ قیمت ١٢ ر

مضمون ہای دلکش۔ یہ تیسرا دیوان ہی جو اِنشاء اللہ طبع ہوگا

نظم نگارین۔ دیوان چہارم ہی جسکی کچھ جلدین ہنوز باقی ہین اور
آپ دفتر اتحادی پریس سے طلب فرما سکتے ہین۔ قیمت ایکروپیہ عہ ر

منتخب القواعد۔ الفاظ ہندی الاصل کی تحقیق مین وہ الفاظ جو زبان

اردو میں مستعمل ہیں۔ یہ رسالہ بھی آپ دفتر سے منگا سکتے ہیں قیمت ۴؍

دستور الفصحا۔ الفاظ متروک الاستعمال کے بیان میں اور چند الفاظ غلط کی تحقیق میں جو حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال کی تصنیف سے ہی۔ دفتر سے مل سکتا ہی ۳۔ جزو قیمت آٹھ آنہ۔ ۸؍

کار آمد شعرا معروف بہ مفید الشعرا۔ یہ رسالہ زیر طبع ہی۔ اسمیں بحث تذکیر ہی۔ شعرائے اردو زبان کے محقق اساتذہ کی زبان پر جو الفاظ اپنے اپنے موقع پر فصیح اور بلیغ تحقیق ہوئے ہیں خواہ مذکر ہوں یا مؤنث انکا استعمال۔ یہ کتاب ایسی ضروری ہی کہ ہر اردو بولنے والے کو لازم ہی کہ وہ اس کتاب کو منگا کر اپنے پاس رکھے تا کہ معلوم ہو کہ کون لفظ اور کس موقع پر شعرائے اردو زبان نے مذکر استعمال فرمایا ہی اور کس لفظ کو تانیث کے ساتھ اور کون وہ لفظ ہی جو تذکیر و تانیث دونوں مستعمل ہی شایقین اپنی اپنی درخواستیں روانہ فرمائیں۔

کنز الوثائق موسوم باسم تاریخی ضابطہ متین از تصنیفات ماہر و فائق سخنوری و حاوی حقائق نکتہ پروری جناب مرزا محمد عسکری صاحب دام فیضہ

عدالتی کارگذاریوں میں سے کوئی امر ایسا نہیں جو اس کتاب میں چھوٹ گیا ہو تعلقداران اور زمینداروں و کاشتکاروں اور وکیلوں۔ مختاروں عرائض نویسوں و نیز عوام کو گھر بیٹھے مدد دینے والی یہ کتاب ہی ضرور منگایئے قیمت فی جلد چار آنہ ۴؍ اس پتہ سے طلب فرمایئے

المشتہر

سید حسن عباس نجم نویس منیجر اتحادی پریس ڈالی محلہ لکھنؤ